احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 4

منگل 27 جنوری 2015ء

روزنامہ
الفضل
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 27 جنوری 2015ء 6 ربیع الثانی 1436 ہجری 27 صلح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 23

حضرت مسیح موعود کے آنحضرت ﷺ سے عشق ومحبت اور بعض دیگر نصیحت آموز واقعات کا خوبصورت تذکرہ

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ واقعات کی روشنی میں سیرت حضرت مسیح موعود کے چند گوشے

حضرت مسیح موعود نے سچائی کے عمدہ نمونے ہمارے سامنے رکھے ہیں ہمیں بھی ان پر کاربند رہنا چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جنوری 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 جنوری 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ میں حضرت مسیح موعود کے بارے میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات پیش فرمائے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور یا امرتسر کے سٹیشن پر تھے کہ پنڈت لیکھرام بھی وہاں آ گیا اور اس نے آپ کو سلام کیا مگر حضرت مسیح موعود نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور پھر بڑے جوش سے فرمایا کہ اسے شرم نہیں آتی کہ میرے آقا ﷺ کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے آ کر سلام کرتا ہے۔ فرمایا کہ اس واقعہ سے آپ کی غیرت رسولؐ کا بھی پتہ چلتا ہے۔ پھر ایک دفعہ لاہور میں آریوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ان کی دعوت پر ہماری جماعت کے بھی کچھ افراد شامل ہوئے، بانیان جلسہ نے اقرار کیا کہ رسول کریم ﷺ کے بارے میں کوئی نامناسب لفظ استعمال نہیں کیا جائے گا۔ مگر اس عہد کا پاس نہ کیا جب حضرت مسیح موعود نے سنا کہ جلسے میں رسول کریمؐ کی بے ادبی کی گئی ہے آپ نے کہا کہ وہاں بیٹھے رہنا آپ کی غیرت نے کس طرح گوارا کیا، کیوں نہ آپ اٹھ کر چلے آئے۔ پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی زبان سے ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کے پورا ہونے والے واقعہ کو تفصیل سے بیان فرمایا جو کہ حضرت مسیح موعود کی سچائی پر ایک زبردست نشان ہے۔ مشنریوں نے حضرت مسیح موعود کو نیچا دکھانے اور آپ کی سُبکی کی خاطر ایک چال چلی اور آپ پر ہنسی کرنے کے لئے ایک شرارت کی کہ کچھ اندھے، بہرے اور لولے لنگڑے بلا لئے اور حضرت مسیح موعود کے سامنے کر کے کہا کہ مسیح ناصری اندھوں کو آنکھیں دیا کرتے تھے اور بہروں اور لولوں کو ظاہری طور پر شفایاب کرتے تھے۔ آپ ان کو اچھا کر کے دکھا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا تو اس قسم کا دعویٰ نہیں۔ آپ کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ اگر تم میں ذرا بھر بھی ایمان ہو اور تم پہاڑوں سے کہو کہ وہ چل پڑیں تو وہ چل پڑیں گے اور جو معجزے میں دکھاتا ہوں وہ تم بھی دکھا سکو گے۔ پس یہ سوال مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ اب یہ اندھے، بہرے لولے اور لنگڑے موجود ہیں اگر آپ میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان موجود ہے تو ان کو اچھا کر کے دکھا دیں۔ آپ فرماتے تھے کہ اس جواب سے ان کو ایسی حیرت ہوئی کہ وہ ان لولے، لنگڑوں کو کھینچ کھینچ کر الگ کرنے لگے۔

پھر حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا ڈاک خانہ کے پیکٹ میں خط ڈالنے والے واقعہ پر آپ کے خلاف مقدمہ بنائے جانے، حضرت مسیح موعود کا عدالت میں سچائی پر مبنی بیان دینے اور جج کا آپ کو بری کرنے اور فیصلہ آپ کے حق میں دینے والا واقعہ تفصیل سے بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ سچائی کے معیار کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہے جو آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمایا لیکن جو لوگ اپنے مفاد کے لئے سچائی کے معیار سے نیچے گرتے ہیں انہیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ جن ملکوں میں حکومت سے اسائیلم کے لئے یا انشورنس کمپنیوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے غلط طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے۔ ایسے غلط طریق سے دنیاوی فائدہ اٹھانا ایک احمدی کو زیب نہیں دیتا۔ ٹونے ٹوٹکے کرنے کے بارے میں ایک روایت کی وضاحت بیان کی، خطبہ جمعہ یا خطبہ ثانیہ کے دوران بولنے یا بول کر کسی کو خاموش کروانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے اس لئے خطبے کے دوران نہیں بولنا چاہئے۔ فرمایا کہ بچوں کی گھروں میں خاص طور پر اس بات کی ابھی سے تربیت کرنی چاہئے۔

بہترین خاندان

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب ونسب کا ذکر کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال کھجور کے ایسے درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ تو نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا اور ان میں سے دو بہترین فریقوں میں مجھے پیدا فرمایا۔ پھر بعض قبائل کو چنا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا۔ پھر گھروں کو چنا اور مجھے ان میں سے بہترین گھر میں پیدا کیا۔ چنانچہ میں ان میں سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر 100 گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید 18 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر وتوسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم وبیش 20 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

خدا تعالیٰ کے کلام کی آنحضرت ﷺ کے عمل سے تائید ہوتی ہے

حضرت ابوسعید بن معلیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک سورۃ بتلاؤں گا جو قرآن کریم کی تمام سورتوں سے افضل ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ جب ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے درخواست کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ افضل سورۃ بتلاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین ہے۔ اسی کا نام سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دی گئی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب فضل فاتحة الکتاب)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے کسی کو قل ھو اللہ احد بار بار پڑھتے ہوئے سنا۔ صبح کو اس نے رسول پاک ﷺ کے پاس آکر بیان کیا اور وہ شخص قل ھو اللہ احد کو چھوٹی سورۃ ہونے کی وجہ سے کم تر جانتا تھا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر باب فضل قل ھو اللہ احد)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دس آیتیں سورۃ کہف کی ابتداء سے یاد کر لیں وہ دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد6 ص449)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مقام جحفہ میں چل رہا تھا۔ اچانک چاروں طرف سے اندھیرا چھا گیا اور آندھی چلنے لگی۔ حضرت رسول کریم ﷺ سورۃ فلق اور سورۃ الناس کی قراءت فرمانے لگے اور فرمانے لگے اے عقبہ ان دو سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو۔ کسی پناہ مانگنے والے شخص نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ (سنن ابوداؤد باب فی المعوذتین)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

اسی لئے آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر یہ تعلیم دی کہ اگر تم غربت کا شکار ہو، اگر تم قرضوں کے تلے دبے ہوئے ہو تو آخری سورتوں کی تلاوت کیا کرو۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب مایقول اذا صبح)

تین سورتیں جو قل سے شروع ہوتی ہیں ان میں توحید کا پیغام ہے ان میں خالصۃً اللہ پر انحصار کرنے کا پیغام ہے اس لئے ہر قسم کی مادی قید ہو یا روحانی قید ہو، مادی تکلیف ہو یا روحانی تکلیف ہو وہ انسان کو غیر اللہ کا محتاج بناتی چلی جاتی ہے۔ (خطبات طاہر عیدین ص92)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہادیٔ کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپ ﷺ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔ (ملفوظات جلد3 ص34)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

حضرت رسول کریم ﷺ کی سنت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ خدا کے کلام کی آپ ﷺ کے عمل سے تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے صحابہ نے دریافت کیا رسول کریم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے تو انہوں نے جواب دیا کان خلقہ القرآن۔ (مسند احمد بن حنبل جلد2 ص91 مطبوعہ بیروت 1978ء) آپ ﷺ کے اخلاق وہی تھے جو قرآن نے بیان کئے ہیں۔ پس سچائی میں قول اور فعل ٹکراتے نہیں''۔

(انوار العلوم جلد9 ص501)

حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

پس جب ہم محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں آپ ﷺ کی ہر خواہش کو پورا کرنا ہوگا۔ آپ ﷺ نے ہم سے کس بات کی خواہش کی ہے؟ آپ ﷺ نے ہم سے یہ خواہش کی ہے کہ ہم قرآن کریم پر اس طرح عمل کریں جس طرح آپ ﷺ نے عمل کر کے دکھایا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے جب سوال کیا گیا کہ آپ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔ آپؓ نے فرمایا: کان خلقہ القرآن۔

(مسند احمد بن حنبل جلد6 ص91)

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 128)

خطبہ نکاح مورخہ 24 مارچ 2013ء

بیان فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 مارچ 2013ء کو بیت فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سیدہ ماہم محمود بنت مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب امریکہ کا عزیزم فرحان احمد باجوہ ابن ڈاکٹر وسیم باجوہ صاحب امریکہ کے ساتھ بارہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

بچی کے باپ کا نام بھی محمود اللہ شاہ ہے اور بچی کے والد کے دادا کا نام بھی محمود اللہ شاہ صاحب تھا جو کہ حضرت سیدہ ام طاہر کے بھائی تھے اور بچی کے دادا سید مسعود مبارک شاہ صاحب واقف زندگی تھے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت ربوہ میں ناظر مال خرچ تھے۔ انتہائی دعاگو بزرگ تھے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ یہ نیا قائم ہونے والا رشتہ بھی اپنے آباؤاجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نیکیوں میں بڑھنے والا ہو اور ان کی آئندہ نسلیں بھی نیک ہوں۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنے والے ہوں کہ اس نئے قائم ہونے والے رشتہ کے بعد ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ وہ شادیاں کامیاب ہوتی ہیں جس میں لڑکے اور لڑکی میں اعتماد کی فضا ہو اور نہ صرف لڑکے اور لڑکی میں اعتماد کی فضا ہو بلکہ دونوں خاندانوں میں بھی آپس میں اچھے تعلقات ہوں۔ اسی طرف خدا تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھو اور پھر اس بات کا بھی کہ اعتماد کی فضا کس طرح قائم ہوتی ہے کہ۔

پس نئے قائم ہونے والے رشتے بھی اس بات کا خیال رکھنے والے ہونے چاہئیں کہ رشتوں کو قائم رکھنے کا، اپنی اصلاح کا اور آئندہ نسلوں کی اصلاح کا ایک اہم ضروری جزو سچائی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمیشہ تمہاری نظر اس بات پر رہنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کیا ہے۔ تمہارے اس دنیا کے عمل، تمہاری سوچیں صرف دنیاوی سوچیں نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی سوچیں ہوں جن کی انتہا اگلے جہان کی جزا سزا پر منتج ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ کرے کہ یہ نئے قائم ہونے والے رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت بھی ہوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی احمدیت کے خادم پیدا ہوتے رہیں۔

ان چند الفاظ کے ساتھ اب میں نکاح کا اعلان کروں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا، رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ: مکرم ظہیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ)

فخر دوعالم، عالم علم لدنی، فخر مسیحا

سُرجیت سنگھ لانبہ سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں آپ ہندوستان کے مشہور شاعر اور ادیب ہیں۔ 2004 میں اردو میں آپ کی ادبی خدمات کی وجہ سے اردو اکیڈمی دہلی نے آپ کو ایوارڈ سے نوازا۔

سُرجیت سنگھ لانبہ اپنی کتاب ''قرآن ناطق (محمد ﷺ)'' میں لکھتے ہیں:۔

''رحمتِ کائنات، فخرِ موجودات، پیکرِ نور، آفتابِ حق، جسمِ مزکّٰی، روحِ مصفّٰی، قلبِ مجلّٰی، نورِ مبین، حسنِ سراپا، خیرِ مجسم، سرورِ کائنات، فخرِ دوعالم، علمِ لدنی، شانِ کریمی، خلقِ خلیلی، نطقِ کلیمی، زہدِ مسیحا، عفتِ مریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، الہام جن کا جامہ، قرآن جن کا عمامہ، رتبہ جن کا خیر البشر، خطبہ آوازِ حق، جو آفتاب غار بھی، پرچمِ یلغار بھی، عجز و وفا بھی پیار بھی، شہ زور بھی سالار بھی، قربِ الٰہی جن کا گھر، اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ جن کا وظیفہ، خوشبو جن کی جُوئے کرم، آنکھیں جن کی بابِ حرم، منبر جن کا عرشِ بریں، آفاق جن کے سامعین، نورِ ازل جن کی جبیں، لقب جن کا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن، ذاتِ بابرکات رحمت، شفقت، تواضع، انکساری، شجاعت، کرم، حیا، شرم، صبر، صدق، خلوص، محبت، امانت، دیانت، عصمت، عفت اور حسنِ اخلاق کا مجموعہ اور نمونہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپؐ کے اخلاقِ حسنہ کو خلقِ عظیم اور آپؐ کی ذات کو رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن کے القاب سے نوازا ہے۔ آپؐ کا وجود برکت و سعادت کا وہ سرچشمہ ہے جس پر خود قرآن نازل فرمانے والے نے بھی سلام و رحمت بھیجا ہے۔ آپؐ محسن کائنات بھی ہیں اور پیغمبرِ اسلام بھی۔''

(قرآن ناطق (محمد ﷺ) از سرجیت سنگھ لانبہ صفحہ 27۔ مطبع: میٹرو پرنٹرز لاہور 2008ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو اور پھر اولوالامر یعنی اپنے سرداروں، حکومت وغیرہ کی اطاعت کرو۔ اس میں حکومتی نظام بھی آجاتا ہے اور نظام جماعت بھی آجاتا ہے

ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خلافت کا نظام ہم میں جاری ہے اس بات پر احمدی جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے اور اس شکر کا اظہار خلافت کی مکمل اطاعت سے ہی ہو سکتا ہے

بیعت کا تو مفہوم ہی اطاعت میں اپنے آپ کو فنا کرنا ہے اور یہ مفہوم اتنا بلند ہے کہ دنیوی امور میں فرمانبرداری اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی

حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ قوم بننے کے لئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے اور اس کے بغیر گراوٹ اور تنزل ہی ہوگا

بیعت کے معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اطاعت کا جذبہ ہے لیکن بعض ایسے بھی ہیں جب کسی عہدہ سے ہٹایا جائے تو سوال ہوتا ہے کیوں ہٹایا گیا ہے؟ کس لئے ہٹایا گیا ہے؟ کیا کمی تھی ہم میں؟

یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 دسمبر 2014ء بمطابق 5 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 60 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حُکّام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یومِ آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

پس اس آیت میں ایک حقیقی مومن کے بارے میں ایک اصولی بات بیان فرما دی کہ اس نے اپنے اطاعت کے وصف کو نمایاں کرنا ہے، نکھار کر دکھانا ہے، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو، اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت ہو یا حکام کی اطاعت ہو۔ ہاں اگر حکومت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے واضح حکم کے خلاف کوئی حکم دے تو پھر بہر حال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم مقدّم ہے۔ لیکن اگر مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہیں ہے تو پھر حُکّام چاہے مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کی اطاعت ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن میں حکم ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ (-)۔ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے۔ اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ مِنْکُمْ میں داخل نہیں۔ تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے۔ وہ مِنْکُمْ میں داخل ہے۔ جو ہماری مخالفت نہیں کرتا۔ وہ ہم میں داخل ہے۔''

فرمایا: ''اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔'' یعنی صاف طور پر ظاہر ہے۔ اس آیت میں قرآن کریم سے بڑا واضح اشارہ ہے ''کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے۔''

(رسالہ الانذار صفحہ 69 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 2 صفحہ 246)

پس اس زمانے کے حَکَم اور عدل نے واضح فرما دیا کہ سوائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں کی نفی کرنے والے احکامات کے عموماً دنیاوی احکامات میں ایک مومن کا کام ہے کہ وہ مکمل طور پر ملکی قوانین کی پابندی کرے۔ اگر یہ سنہری اصول اس وقت کے (-) بھی اپنا لیں کہ حکومت وقت سے لڑنا نہیں ہے تو بہت سے ملکوں میں جو فساد کی صورتحال ہے اس میں بہت حد تک سکون آسکتا ہے۔ بہر حال اس وقت میں اس بحث میں پڑے بغیر کہ حکمرانوں کا کتنا قصور ہے اور فساد پیدا کرنے والے گروہوں کا کتنا قصور ہے اور اس وجہ سے (-) کس حد تک متاثر ہو رہی ہے، مَیں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کافی لمبا اقتباس ہے جو اطاعت کے معیار، اطاعت کی اہمیت، اطاعت نہ کرنے کے نقصانات اور (دین) کے پھیلنے میں اطاعت کے کردار وغیرہ پہلوؤں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس زمانے میں احمدی ہی اس بات کا صحیح اظہار کر سکتے ہیں یا اطاعت کا صحیح اظہار کر سکتے ہیں اور دنیا کو دکھا سکتے ہیں کہ (-) کے وقار کو کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال اپنے عملی نمونے پہلے ہیں۔ پہلے اپنے اطاعت کے معیاروں کو بلند کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود یہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”یعنی اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدُوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی۔ اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحّدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرماں برداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔“ (پھر زوال ہی زوال ہے۔ فرمایا) ”(-) کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے کچھ فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی ہی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے۔ میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو ان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی ورنہ اگر وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو یقیناً وہ زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔“ فرماتے ہیں: ”سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل“۔ یعنی وہ بات جو دل سے نکلتی ہے۔ نشیند لاجرم بردل۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ دل پر ضرور اثر کرتی ہے۔ جو بات دل سے نکلے وہ دل پر ضرور اثر کرتی ہے۔

فرماتے ہیں: ”انہوں نے ایک صداقت اور حق کو قبول کیا تھا اور پھر سچے دل سے قبول کیا تھا۔ اس میں کوئی تکلف اور نمائش نہ تھی۔ ان کا صدق ہی ان کی کامیابیوں کا ذریعہ ٹھہرا۔ یہ سچی بات ہے کہ صادق اپنے صدق کی تلوار ہی سے کام لیتا ہے۔ آپ (پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگ کو لئے ہوئے تھی۔ اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو اُن کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ (اس نمونے کی جو انہوں نے دکھایا اور پھر مستقل مزاجی سے دکھاتے چلے گئے اس کی ہی کرامت تھی کہ جس نے اس کو دیکھا وہ بے اختیار ان کی طرف کھنچا چلا آیا) غرض صحابہؓ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے ...... اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلا کر (-) کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر (-) کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہؓ کی تھی۔“

(الحکم جلد5 نمبر5 مورخہ 10 فروری 1901ء ص 1-2 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد2 ص 246 تا 248)

اس ایک اقتباس میں آپ نے بہت سی باتوں کی وضاحت فرمادی۔ پہلی بات تو یہ کہ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو اور پھر اولوالامر یعنی اپنے سرداروں، حکومت وغیرہ کی اطاعت کرو۔ اس میں حکومتی نظام بھی آ جاتا ہے اور نظام جماعت بھی آ جاتا ہے۔ اور خلافت کی اطاعت تو ان دونوں سے اوپر ہے کیونکہ خلافت اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو ہی قائم کرتی ہے۔ اور نظام جماعت خلافت کے تابع ہے۔ اور یہ خلافت کی خوبصورتی ہے کہ بعض دفعہ اگر نظام جماعت کو چلانے کے لئے مقرر کردہ کارکنوں اور افراد جماعت کے تعلق میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جائے، کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو خلیفہ وقت اسے دُور کرتا ہے۔ یہ اس کے فرائض میں شامل ہے۔ یہاں یہ بھی واضح ہو کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ خلافت کی اطاعت حکومت سے بھی اوپر ہے تو کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے۔ **خلیفۂ وقت ملکی قوانین کی سب سے زیادہ پابندی کرتا ہے، کرنے والا ہے اور کروانے والا ہے۔**

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔“

(ضرورۃ الامام، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 493)

پس حکومت کے دنیاوی نظام کے اندر ایک روحانی نظام بھی چل سکتا ہے اور چلتا ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم اس روحانی نظام کا حصہ ہیں اور امام الزمان کے نظام کو جاری کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کا نظام بھی جاری فرمایا ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی حکومت دلوں میں قائم کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور تنازعہ کی صورت میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

یہ بھی ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خلافت کا نظام ہم میں جاری ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹانے کے بارے میں ...... اپنی اپنی تشریح ہے، تفسیریں ہیں اور بعض ایسی ہیں جو معاملوں کو سلجھانے کے بجائے الجھانے والی ہیں اور الجھا سکتی ہیں۔ اسی طرح حکومت وقت کے ساتھ معاملات میں بھی مختلف نظریات مختلف مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ پس **ایک اجتہاد اور فیصلہ خلافت کے تابع رہ کر ہی ہو سکتا ہے اور اس بات پر احمدی جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے۔** اور اس شکر کا اظہار خلافت کی مکمل اطاعت سے ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے پھر یہ بھی فرمایا اور یہ بڑی اہم بات ہے کہ اطاعت اگر سچے دل سے کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت و روشنی آتی ہے اور یقیناً اس سے مراد روحانی نظام کی اطاعت ہے اور ہر ایک کے لئے اپنی اطاعت کے ماپنے کا یہ معیار ہے کہ کیا دل میں نور پیدا ہو رہا ہے۔ اطاعت سے روح میں لذت روشنی آ رہی ہے؟ اگر ہر ایک خود اس پر غور کرے تو وہ خود ہی اپنے معیار اطاعت کو پرکھ لے گا کہ کتنی ہے۔ کس قدر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہا ہے۔ کس قدر وہ رسول کی اطاعت کر رہا ہے اور کس قدر مسیح موعود کے ذریعہ قائم کردہ نظام خلافت کی اطاعت کر رہا ہے۔ اگر

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد کوئی نور حاصل نہیں ہوتا تو آپ نے فرمایا اس کا کوئی فائدہ نہیں۔حکومت وقت کی اطاعت سے امن اور سکون تو پیدا ہو گا لیکن روحانی روشنی اور لذّت روحانی نظام کی اطاعت میں ہی ہے۔

پھر اپنے روحانی معیار کو بلند کرنے کے لئے ایک نکتہ آپ نے یہ بیان فرمایا کہ ”مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جتنی اطاعت کی ہے“۔انسان جتنے چاہے مجاہدات کرتا رہے لیکن اگر اطاعت نہیں تو نہ ہی انسان کو روحانی لذّت اور روشنی مل سکتی ہے، نہ زندگی کا سکون مل سکتا ہے۔ پس جو لوگ اپنی نمازوں اور عبادتوں پر بہت مان کر رہے ہوتے ہیں اور اطاعت سے باہر نکلتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔

پھر اطاعت کا معیار حاصل کرنے کے لئے ایک اہم بات آپ نے بیان فرمائی کہ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہے۔اپنے تکبّر کو مارنا ہو گا۔اپنی انانیت پر چھری پھیرنی ہو گی۔ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق کرنا ہو گا تب ہی اطاعت کا معیار حاصل ہو گا۔ورنہ آپ فرماتے ہیں اس کے بغیر اطاعت ممکن ہی نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ بڑے بڑے موحدوں کے دلوں میں بھی بُت بن سکتے ہیں۔ایسے لوگ جو خدائے واحد کی عبادت کرنے والے ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں۔ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد بقول اُن کے ان کے دل میں ہے۔فرمایا کہ ان کے دلوں میں بھی بُت بن سکتے ہیں۔بیشک ایک خدا کی عبادت کا دعویٰ ہو لیکن خود پسندی اور فخر کے بت دلوں میں بیٹھے ہوں گے جو ایک وقت میں پھر انسان کو ادنیٰ اطاعت سے بھی باہر نکال دیتے ہیں۔بڑی بڑی باتیں تو ایک طرف رہیں۔

آپ نے واضح فرمایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے سچی اطاعت کے بعد ہی اپنی عبادتوں کے وہ اعلیٰ ترین نتائج حاصل کئے جو ہمارے لئے آج نمونہ ہیں۔اطاعت کس طرح ہونی چاہئے؟ ایک حدیث میں آتا ہے آپؐ نے یہ فرمایا کہ تمہارے اوپر اگر حبشی غلام بھی امیر مقرر کیا جائے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ منقہ کے سر والا بھی اگر امیر مقرر کیا جائے یعنی اگر اس میں عقلی لحاظ سے کچھ کمیاں بھی ہوں تو اس کی بھی اطاعت کرو۔

(صحیح البخاری کتاب الاحکام باب السمع و الطاعة...... حدیث نمبر7142)

حضرت مسیح موعود نے قومی ترقی کو بھی اطاعت سے باندھ کر واضح فرمایا کہ کوئی قوم قوم نہیں کہلاسکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہیں کریں گے۔پس اس اصول کو اپنانا ہی ترقی کا راز ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ ترقی جماعت کے ساتھ رہنے، امام وقت کی باتیں سننے اور اطاعت سے ہی ملنی ہے۔اس کے بغیر ترقی نہیں مل سکتی۔آج اس اصل کو اگر (-) بھی سمجھ لیں تو ایک ایسی عظیم طاقت بن جائیں جس کا دنیا کی کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی۔لیکن ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمیں کامل فرمانبرداری کے معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اطاعت کو روحانی جماعتوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے انجام کے لحاظ سے بہترین کہا ہی ہوا ہے۔اور یہ تو ہے ہی کہ جب اطاعت کریں گے تو انجام بہتر ہو گا جس سے انقلاب پیدا ہو گا۔لیکن دنیاوی نظاموں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ فرمانبرداری کی روح کیسے کیسے انوکھے کام دکھاتی ہے۔

نپولین کے بارے میں ہم تاریخ میں دیکھتے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ اس نے فرانس کو ایسے وقت میں سنبھالا جب وہ اپنے عروج سے زوال کی طرف جا رہا تھا۔نیچے نیچے گر رہا تھا۔ملک کی حالت خراب سے خراب تر ہو رہی تھی۔نپولین نے لوگوں سے کہا کہ جب تک تم میں تفرقہ اور پھاڑ ہے تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔اگر تم اطاعت اور فرمانبرداری کا مادہ اپنے اندر پیدا کرو تو تم جیت جاؤ گے، ترقیاں حاصل کرو گے، اپنا مقام حاصل کر لو گے۔چنانچہ ایسی روح اس نے پیدا کی کہ جو اس کے اردگرد تھے، ہر بات ماننے والے تھے، جو ملک کے خیر خواہ لوگ تھے انہوں نے اس کی بات مان لی اور اس کے اردگرد جمع ہونے شروع ہو گئے۔اسی کو اپنا لیڈر بنا لیا اور اطاعت اور فرمانبرداری کا بہترین نمونہ دکھایا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ ایسا نمونہ دکھایا کہ اس نے نپولین کی اپنی زندگی کو بھی بدل دیا۔باوجود اس کے کہ خود اس کو اطاعت کے لئے کہا جاتا تھا جب عملی طور پر اس کے سامنے اطاعت آئی تب اس نے اپنے آپ میں مزید انقلاب پیدا کیا۔

بہرحال ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک بڑی جنگ کے بعد نپولین ہار گیا اور اٹلی کے ایک جزیرے میں قید کر دیا گیا۔وہاں کچھ وقت کے بعد کچھ لوگوں کی مدد سے آزاد ہوا۔دوبارہ فرانس کے ساحل پر آیا۔اس وقت تک فرانس میں نئی حکومت قائم ہو چکی تھی۔نیا نظام تھا۔بادشاہ نے پادریوں کو بلا کر ان کے ذریعہ جرنیلوں اور سپاہیوں سے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں لی تھیں۔یہ عہد لیا تھا کہ وہ نئی حکومت کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے۔بادشاہ نے بائبل پر ہاتھ رکھوا کر قسمیں اس لئے لی تھیں کہ اس کو پتا تھا کہ نپولین نے لوگوں میں اطاعت اور فرمانبرداری کی ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ اگر وہ واپس آ گیا تو لوگ پھر اس کے ساتھ مل جائیں گے۔نپولین جب کسی طریقے سے قید سے رہا ہو گیا اور کچھ ساتھیوں نے اس کی مدد کی تو قید سے رہا ہو کر وہ واپس فرانس آیا۔وہاں اس نے اپنے اردگرد ایسے لوگوں کو، زمینداروں کو، عام لوگوں کو اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔عوام میں سے جو اس کے وفادار تھے ان کو جمع کرنا شروع کر دیا۔وہ تجربہ کار فوجی نہیں تھے۔اسلحہ بھی ان کے پاس اتنا نہیں تھا۔بہرحال جب بادشاہ کو پتا لگا تو اس نے ایک جنرل کو فوج دے کر بھیجا کہ اس کو ختم کریں۔اتفاقاً ان کا آمنا سامنا ایک ایسی جگہ ہو گیا جہاں ایک تنگ درّہ تھا۔جہاں سے صرف آدمی کندھا ملا کر گزر سکتے تھے۔نپولین نے اپنے فوجیوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔وہ آگے بڑھے لیکن حکومتی فوجیوں نے انہیں گولیوں کی بارش کر کے ختم کر دیا۔پھر اس نے اور آدمی بھیجے۔وہ بھی مارے گئے۔ان کا بھی وہی انجام ہوا۔آخر سپاہیوں نے کہا کہ آگے بڑھنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔دشمن سامنے ہے اور جگہ تنگ ہے۔اِدھر اُدھر ہم ہو نہیں سکتے۔اور پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے بائبل پر قسمیں کھائی ہیں کہ حکومت کا ساتھ دینا ہے اور نپولین کے سپاہیوں کو ختم بھی کرنا ہے۔بہرحال ہم حملہ پوری طرح کر نہیں سکتے۔درّہ چھوٹا ہے اور مارے جاتے ہیں۔کیونکہ نپولین نے خود ہی ان حکومتی سپاہیوں میں بھی تربیت کر کے اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کیا تھا۔اس نے اپنے سپاہیوں سے جواب اس کے ساتھ تھے کہا کہ ان سے جا کے درّہ میں کھڑے ہو کے کہو کہ نپولین کہتا ہے کہ راستہ چھوڑ دو۔لیکن اس پر بھی حکومتی سپاہی گولیوں کی بوچھاڑ کرتے رہے کہ ہم نے بائبل پر قسمیں کھائی ہیں۔اس لئے اب نپولین کا حکم نہیں مان سکتے۔ نپولین کو اس پر یقین نہ آیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ میری ایسی تربیت ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ میری بات نہ مانیں کیونکہ میں نے ہی ان میں فرمانبرداری کا مادہ پیدا کیا ہے، اطاعت کا مادہ پیدا کیا ہے۔کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے سپاہیوں پر گولیاں چلائیں۔پھر اس نے بھیجا اور مزید آدمی مارے گئے۔یہی انجام ہوا۔آخر نپولین خود گیا کہ میں دیکھوں گا وہ کس طرح میری بات نہیں مانتے۔چنانچہ وہ گیا اور اس نے کہا میں نپولین ہوں اور تم سے کہتا ہوں کہ راستہ چھوڑ دو۔حکومتی فوج کے افسر نے کہا کہ اب وہ دن گئے۔ہم نے نئی حکومت سے وفاداری کی قسم کھائی ہے۔مگر نپولین کو یہ یقین تھا کہ فرمانبرداری کا سبق تو اس نے لوگوں کو دیا ہے اور یہ سبق اتنی جلدی یہ لوگ بھول نہیں سکتے۔نپولین نے انہی حکومتی فوجیوں کو کہا کہ میری فوجوں نے تو بہرحال آگے جانا ہے۔اگر تم میرا سکھایا ہوا سبق بھول گئے ہو تو لو میں سامنے کھڑا ہوں جس سپاہی کا دل چاہتا ہے وہ اپنے بادشاہ کے سینے میں گولی مار دے۔میں ہی اب تک تم پر حکومت کرتا رہا ہوں۔اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے بادشاہ کو مارنا ہے تو لو میں کھڑا ہوں تم میرے سینے میں گولی مارو۔جب نپولین نے یہ کہا تو ان سپاہیوں کا جو پرانا وفاداری اور فرمانبرداری

کا جذبہ تھا وہ واپس آ گیا۔ انہوں نے نپولین زندہ باد کا نعرہ لگایا اور دوڑ کر اس میں شامل ہو گئے بلکہ کہتے ہیں کہ ان میں سے بعض بچوں کی طرح رو رہے تھے۔ جب یہ خبر جنرل کو ملی جو فوج کے بڑے حصے کے ساتھ پیچھے تھا تو وہ آگے بڑھا کہ حملہ کرے۔ لیکن جب اس کے کان میں نپولین کی آواز پہنچی کہ تمہارا بادشاہ نپولین تمہیں بلاتا ہے تو وہ فوج اور جنرل بھی اپنا جو بعد کا اقرار تھا وہ بھول کر اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور فرمانبرداری کا جو پہلا اقرار تھا اس پر قائم ہو گئے۔ بہرحال یہ نپولین کی کوششیں تھیں کہ فرانس کے شدید تفرقے کو دور کر کے اس نے فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کر دیا۔ حضرت مصلح موعود ایک جگہ یہ مثال بیان کر کے فرماتے ہیں کہ نپولین یا اس جیسے دوسرے لیڈروں کے پاس تو خدا تعالیٰ کی وہ تائید نہیں تھی جو سچے مذہب کے پاس ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے انقلاب پیدا کیا۔ لیکن بیعت کرنے والوں کی تو مختلف صورت ہوتی ہے۔ بیعت کا تو مفہوم ہی اطاعت میں اپنے آپ کو فنا کرنا ہے اور یہ مفہوم اتنا بلند ہے کہ دنیوی امور میں فرمانبرداری اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ گُر اَطِیْعُوا اللّٰہ (-) ایسا ہے کہ جب تک کوئی قوم اس پر عمل نہیں کرتی خواہ وہ سچے مذہب کی پابند ہو یا اس سے ناواقف، کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 509 تا 512)

پس حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو ہر وقت سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ قوم بننے کے لئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے اور اس کے بغیر گراوٹ اور تنزل ہی ہوگا۔ اس بارے میں قرآن کریم نے بھی ہمیں واضح فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (آل عمران: 104) یعنی اللہ کی رسّی کو سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ......۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر اختلاف رائے چھوڑ دو اور ایک کی اطاعت کرو یعنی زمانے کے امام کی اطاعت کیونکہ اس زمانے میں وہ ایک...... وہ مسیح موعود ہی ہیں تو فرمایا کہ پھر دیکھو کہ کس طرح ہر کام میں برکت پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے اور یہی بات ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی ملتی ہے اور جب تک یہ وحدت قائم نہیں ہوگی نہ خدا تعالیٰ ملے گا نہ دوسری کامیابیاں مل سکیں گی۔ خدا تعالیٰ بھی انہی کو ملتا ہے، توحید کا صحیح ادراک بھی انہیں ہی ہوتا ہے جن میں وحدت ہوتی ہے۔

پس ہمیں بھی صرف اس بات پر راضی نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے بیعت کر لی۔ بیعت کے معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور وہ ہے جیسا کہ بیعت کے لفظ سے پتا لگتا ہے بک جانا اور تبھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کے بھی ہم وارث بنیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال دے کر اور دوسرے صحابہ کا عمومی ذکر کر کے یہ بتایا کہ یہ لوگ صائب الرائے اور دنیاوی اور سیاسی سوجھ بوجھ رکھتے تھے اور وقت آنے پر ان کی یہ خوبیاں ان پر ظاہر ہوئیں اور بڑے شاندار طریق پر انہوں نے حکومت چلائی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لگتا تھا کہ انہیں کچھ پتا نہیں۔ مکمل اطاعت اور فرمانبرداری اور حکموں پر چلنا ان کا کام تھا۔ اپنی تمام راؤں اور دانشوں اور عقلمندیوں کو وہ لوگ انتہائی حقیر سمجھتے تھے اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ایک دن صحابہ نے کس طرح دنیا کی رہنمائی کی۔ یہی تربیت تھی جس نے خلافت راشدہ میں بھی اتحاد کے اعلیٰ ترین نمونے دکھائے۔

تاریخ میں جو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ کی دانشمندی، بے نفسی اور قومی مفاد کو پیش نظر رکھنے کا ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک جنگ کے دوران حضرت ابوعبیدہؓ کو حضرت عمرؓ کا خط ملا جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا ذکر تھا اور حضرت عمرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو معزول کرتے ہوئے حضرت ابوعبیدہؓ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت خالدؓ کو وسیع تر قومی مفاد کے پیش نظر اس وقت تک اس کی اطلاع نہیں کی جب تک اہل دمشق کے ساتھ صلح نہیں ہو گئی۔ اور جو معاہدہ صلح تھا اس پر آپ نے حضرت خالدؓ بن ولید سے دستخط کروائے۔ حضرت خالدؓ بن ولید کو بعد میں پتا چلا کہ مجھے تو معزول کر دیا گیا تھا اور ان کو سپہ سالار بنایا گیا تھا تو انہوں نے شکوہ کیا مگر آپ ٹال گئے اور ان کے کارناموں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مطمئن کر دیا۔ اسلامی جرنیل حضرت خالدؓ بن ولید نے اس موقع پر اطاعت خلافت کا انتہائی شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے کہا کہ لوگو! تم پر اس اُمّت کے امین امیر مقرر ہوئے ہیں۔ (حضرت ابوعبیدہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امین کے لقب کا خطاب دیا تھا) حضرت ابوعبیدہؓ نے جواب میں کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالد خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور قبیلے کا بہترین نوجوان ہے۔

(تاریخ الطبری جزء 4 صفحہ 82 ثم دخلت سنة ثلاث عشر...... ، صفحہ 242 ثم دخلت سنة سبع عشرة...... دارالفکر بیروت لبنان 2002ء)

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 751 مسند خالد بن ولید حدیث نمبر 16947، 16948 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ تھا خوشدلی سے خلیفہ وقت کے فیصلے کو ماننا۔ آج بھی بعض دفعہ ایسے واقعات ہو جاتے ہیں۔ عموماً تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں اطاعت کا جذبہ ہے لیکن بعض ایسے بھی ہیں۔ جب کسی عہدہ سے ہٹایا جائے تو سوال ہوتا ہے کیوں ہٹایا گیا ہے؟ کس لئے ہٹایا گیا ہے؟ کیا کمی تھی ہم میں؟ اگر یہ نمونے اپنے سامنے رکھیں جو تاریخ ہمیں دکھاتی ہے تو کبھی اس قسم کے سوال نہ اٹھیں۔ بہرحال ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آج بھی وہی قرآن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ اسی رسول کی ہم پیروی کرتے ہیں جس نے ہماری رہنمائی کی ہے اور احادیث کی کتب میں ہمیں وہ رہنمائی مل بھی جاتی ہے۔...... صحابہؓ کی یگانگت اور اطاعت ایسی تھی کہ اس نے دلوں کو فتح کر لیا تھا۔ پس اس اتحاد کی ضرورت ہے اور خاص طور پر مسیح موعود کی جماعت کو، آپ نے اپنی جماعت کو توجہ دلائی کہ تم (-) کا نمونہ پیدا کرو تا کہ تمہاری سچائی کی تلوار دشمنوں کو کاٹتی چلی جائے اور یہ اس وقت ہوگا جب کامل اطاعت اور فرمانبرداری ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہوگی۔ ہر ایک اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ہوگی تو اس نور سے بھی حصہ ملے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔

پس یہ ایک احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اَطِیْعُوا اللّٰہ (-) کا ایسا نمونہ بنیں جو دنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والا ہو۔ اور یہی وہ حربہ ہے جس سے ہم دنیا کے دل جیت سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کے ڈال سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کی رہنمائی کر سکتے ہیں، جس سے ہم دنیا کے فسادوں کو ختم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام قرآن کریم کی صورت میں موجود ہیں جو ہمارے لئے قابل اطاعت ہیں اور قابل عمل ہیں۔ ہمارے پاس اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے جس کی اطاعت کرنا ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ ہمارے اندر اولی الامر کا روحانی نظام بھی موجود ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے میں اور دوسروں میں ایک نمایاں امتیاز پیدا نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور جو توقعات حضرت مسیح موعود نے ہم سے رکھی ہیں ہم ہمیشہ ان کو پورا کرنے والے ہوں۔

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم محمد عمر قمر صاحب منتظم اطفال حلقہ دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ کے فضل سے خاکسار کے بھتیجے اسحق احمد ابن مکرم محمد اسماعیل معین صاحب نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اس کی تقریب آمین مورخہ 27/اپریل 2014ء کو منعقد ہوئی۔ خاکسار کے ماموں مکرم محمد ابراہیم فضل صاحب نے عزیزم سے قرآن کریم کے چند حصے سنے اور دعا کروائی۔

اسی طرح خاکسار کے دوسرے بھتیجے ذیشان حمید ذوالکفل ابن مکرم محمد احسان نور صاحب مربی سلسلہ گھانا نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ عزیزم کی تقریب آمین مورخہ 20 ستمبر 2014ء کو منعقد ہوئی۔ اس سے خاکسار کے دوسرے ماموں مکرم بشیر احمد شاہد صاحب نے قرآن کریم کے چند حصے سنے اور دعا کروائی۔

نیز خاکسار کی چھوٹی بیٹی سبیکہ عمر نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کی تقریب آمین مورخہ 6/اکتوبر 2014ء کو منعقد ہوئی عزیزہ سے خاکسار کی والدہ مکرمہ نصرت نسرین صاحبہ نے قرآن کریم کے چند حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تینوں بچوں کو قرآن کریم پڑھنے اس کو سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی لبیقہ رشید واقفہ نو بنت مکرم اسد بن رشید صاحب نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت عزیزہ کی والدہ محترمہ فریحہ اسد صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ اس کی تقریب آمین 24 دسمبر 2014ء کو اپنے گھر پر منعقد ہوئی۔ عزیزہ محترمہ صادقہ کریم صاحبہ سابقہ ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ حال کینیڈا کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تاریخ احمدیت اسلام آباد

❁ تاریخ احمدیت اسلام آباد کی ترتیب و تدوین کا کام جاری ہے۔ احباب و خواتین جنہیں اسلام آباد میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی یا وہ تاریخ احمدیت اسلام آباد کے کئی واقعات کے شاہد ہیں۔ ایسے تمام دوستوں اور بزرگان سے درخواست ہے کہ وہ ایسے تاریخی واقعات کو قلمبند فرما کر ہماری قلمی مدد فرمائیں۔ اگر ان کے پاس کوئی تاریخی تصویر ہو تو اسے بھی ارسال کریں جو بعد از استعمال واپس کر دی جائے گی۔

(امیر ضلع جماعت احمدیہ اسلام آباد)

درخواست دعا

❁ مکرم محمد مشتاق صاحب کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی راشدہ سہیل کا ملیریا بخار بگڑ گیا ہے اور ایک ہفتہ سے I.C.U میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو شفاء کاملہ و عاجلہ دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرمہ امۃ النور راشدہ صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم منیر الدین احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد دین صاحب سیالکوٹ مورخہ 13 جنوری 2015ء کو بقضائے الٰہی بعمر 78 سال سمن آباد لاہور میں وفات پا گئے۔ مرحوم مخلص احمدی، خلافت سے والہانہ لگاؤ رکھنے والے، پابند صوم و صلوٰۃ، روزانہ باقاعدہ تلاوت کرنے والے اور نفیس الطبع انسان تھے۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ مختلف محکموں کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ ناظم آباد کراچی میں سیکرٹری مال کے عہدے پر کام کیا۔ دیگر دینی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے۔ بھرپور زندگی گزاری۔ آپ زندہ دل اور ہر دلعزیز تھے۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ امۃ القدیر بشریٰ صاحبہ، تین بیٹیاں مکرمہ شازیہ زمان صاحبہ کینیڈا، مکرمہ عائشہ ریاض راشد صاحبہ لاہور اور مکرمہ روحہ منیر صاحبہ طالبہ علم سیکنڈ ایئر شامل ہیں۔ نیز سوگواران میں دو بہنیں اور دو بھائی بھی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

داخلہ کلاس پریپ

❁ امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل اوقات کے مطابق ہوں گے۔

تاریخ فارم وصولی:

25 فروری تا 15 مارچ 2015ء

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ:

15 مارچ 2015ء

امتحان تحریری: 28 مارچ 2015ء

امتحان زبانی: 29 مارچ 2015ء

کامیاب طلبہ کی لسٹ: 14/اپریل 2015ء

فیس جمع کرانے کی تاریخ:

15 تا 25/اپریل 2015ء

امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa-Zz **اردو:** الف تا ے

ریاضی: گنتی 1 تا 20

نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20

جنرل نالج: بچہ/بچی کی عمر کے مطابق

بچے کی حد عمر 31 مارچ 2015ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات میں پریپ کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

دورہ انسپکٹران روزنامہ الفضل

❁ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات وبقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔

❁ مکرم منور احمد جچہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وارا کین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

❁ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، ڈیرہ غازیخان اور مظفرگڑھ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سونٹھ کی تاثیر اور فوائد

رمضان احمد طاہر صاحب

خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو جو برکات عطا فرمائیں ان کا دائرہ دینی علوم ہی نہیں علم ابدان تک پھیلا ہوا نظر آتا ہے چنانچہ حضور اقدس اپنی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تحریر فرماتے ہیں۔

علم طب کی رو سے زنجبیل وہ دوا ہے جس کو ہندی میں "سونٹھ" کہتے ہیں۔ وہ حرارت غریزی کو بہت قوت دیتی ہے اور دستوں کو بند کرتی ہے اور اس کا زنجبیل اسی واسطے نام رکھا گیا ہے کہ گویا وہ کمزور کو ایسا قوی کرتی ہے اور ایسی گرمی پہنچاتی ہے جس سے وہ پہاڑوں پر چڑھ سکے۔

اس کا مشہور نام "ادرک"، انگریزی نام "جنجر Ginger" گجراتی نام "ادو" بنگالی نام "آدا" سندھی نام "سنڈھ" اور عربی میں زنجبیل کہلانے والی یہ دوا ایک جڑ ہے۔ پتے لمبے اور باریک پھول۔ تر حصہ کو ادرک اور خشک کو سونٹھ کہتے ہیں اس میں ایک سے تین فی صد ہلکا زرد تیل پایا جاتا ہے ہندوستان میں مدراس، ٹراونکور، کوچین، مدناپور، سورت، بمبئی، کماؤں، رنگ پور وغیرہ میں اس کی بہت پیداوار ہے برآمد کے لحاظ سے چین صف اول میں ہے چین سے آنے والی سنڈھ کوالٹی کے لحاظ سے بھی صف اول کی ہے تازہ ادرک کا مزاج گرم درجہ سوئم ہے جبکہ خشک ادرک یعنی سنڈھ مزاج میں گرم خشک درجہ دوئم ہے

1 تا 2 گرام مقدار استعمال ہے۔

ہاضم، ریح کو خارج کرنے والی ہے اس کو اکثر امراض معدہ میں استعمال کرتے ہیں۔ قوت حافظہ بڑھاتی ہے بلغمی مزاجوں کے لئے نہایت مفید ہے مرض سنگرھنی (کھانے کے فوراً بعد اجابت ہونا) میں اس کو گھی میں بھون لیں جلنے نہ دیں اور باریک سفوف تیار کر لیں دن میں تین بار کھلانا فائدہ کرتا ہے۔

جوارش زنجبیل اور معجون زنجبیل اس کے مشہور مرکبات ہیں۔

علاوہ ازیں اس کا مربہ بھی بنایا جاتا ہے جو امراض معدہ میں بہت مفید ہے۔ خارجی طور پر سردی کے دردوں اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے پیدا شدہ دردوں وغیرہ کے لئے تلوں کے تیل یا گھی وغیرہ میں جلا کر مالش کرنا بہت فائدہ مند ہے۔

بھنی ہوئی سنڈھ 1 تولہ میں کھانے والا نمک تین ماشہ ملا کر بطور منجن استعمال کریں دانتوں کو بہت سے تکلیف دہ امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

بعض اطباء خوراک 1 تا 2 گرام کو تھوڑا بڑھا کر اور چند گریاں بادام کا اضافہ کر کے بھگو کر علی الصبح گھوٹ کر شیرہ پلانے کو بہت مفید خیال کرتے ہیں اس طرح گرم و خشک ہونے کے باوجود پرانے بخاروں اور دائمی قبض کے لئے بھی مفید و موثر ہے۔

لفظ OK۔ مزید تفصیل

مؤقر روزنامہ الفضل مورخہ 17 جنوری 2015ء کے صفحہ 6 پر ''لفظ OK کا مطلب'' کے عنوان سے ایک معلوماتی نوٹ شائع ہوا ہے۔

قارئین الفضل کی مزید دلچسپی اور معلومات کیلئے عرض ہے کہ امریکہ سے شائع ہونے والی 20 جلدوں پر مشتمل Book of Knowledege کے ایڈیٹرز نے بعض روزمرہ کے سوالات اور موضوعات پر مشتمل متذکرہ ضخیم کتاب کی ایک مختصر اور مفید Hand Book شائع کی ہے۔ جس سے لفظ OK کے متعلق صفحہ 249-248 پر درج معلوماتی بیان کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

لفظ OK کا ماخذ کیا ہے؟

کوئی شخص بھی وثوق سے نہیں جانتا کہ اس لفظ کا آغاز کیسے ہوا۔ لیکن اس کے آغاز کے متعلق کئی دلچسپ کہانیاں موجود ہیں۔ امریکہ کے ایک لطیفہ گو کا یہ قصہ بہت ہر دلعزیز ہوا کہ امریکہ کے ساتویں صدر اینڈریو جیکسن اس لفظ OK کو سرکاری کاغذات پر ORL Korrect کے مخفف کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ایک صدارتی مہم کے دوران جیکسن کے سیاسی مخالفین نے اس قصے کو پکڑ لیا تاکہ اُسے کم علم ثابت کریں۔

اس کے علاوہ ایک صاحب علم کا کہنا ہے کہ جیکسن سرکاری کاغذات پر ابتدائی حروف O.R سے دستخط کیا کرتا تھا۔ اس کا مطلب ہے Order Recorded (O.R) یعنی حکم تحریر کیا گیا۔ اور ممکن ہے R کی شکل K سے ملتی جلتی ہو اس لئے لطیفہ گو نے یہ بھی چٹکلہ بنالیا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ ریڈ انڈینز نے یہ لفظ فراہم کیا ہو۔ ایک ریڈ انڈین سردار Old Keokuk کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے نام کے ابتدائی حروف سے کاغذات پر دستخط ثبت کرتا تھا یعنی O.K

Choctaw Indians (شمالی امریکہ کا ایک ریڈ انڈین قبیلہ۔ ناقل) کے ہاں ایک لفظ OKEH ہے۔ جس کا مطلب ہے ''یہ اسی طرح ہے اور اس کا کوئی دوسرا طریق نہیں۔''

لیکن کسی ماخذ سے قطع نظر لفظ OK آجکل وسیع طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس کے معنی ہیں بالکل ٹھیک یا صحیح۔

حتیٰ کہ کچھ دوسرے ملکوں مثلاً فرانس اور جرمنی میں بھی یہ عام بول چال کا حصہ بن گیا ہے۔

(Book of Knowledge۔ مختصر ایڈیشن صفحہ 248-49 مطبوعہ نومبر 1965ء نیویارک امریکہ)

(مرسلہ: مکرم راجا نصراللہ خان صاحب)

گہرائی میں رہنے والی مچھلی

سائنسدانوں نے ایک عجیب الخلقت مچھلی کی دریافت کی ہے۔ انہوں نے اس مچھلی کی تصویر سمندر میں 8145 میٹر گہرائی سے لی ہے۔ اور یہ سب سے گہرائی میں رہنے والی مچھلی ہے اور یہ سابقہ ریکارڈ سے نصف کلومیٹر نیچے ہے۔ یہ مچھلی انتہائی کمزور ہے اور جب یہ تیرتی ہے تو ایسا لگتا ہے کہ بھیگا ہوا ٹشو پیپر تیر رہا ہے۔ (روزنامہ نئی بات 19 دسمبر 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔ جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:40

ضرورت آیا

فیوچر ریس اکیڈمی کو دو مددگار خواتین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ 0332-7057097:

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

برین ٹانک
سالہا سال سے آزمودہ
(گھر کے ہر فرد کیلئے)
قیمت فی ڈبی -/250 روپے (مکمل کورس 6 ڈبیاں)
کمزوری یادداشت کیلئے حیرت انگیز شہرہ آفاق ٹانک
طالب علموں، دماغی وتخلیقی کام کرنے والوں کیلئے نابغۂ روزگار ٹانک
نوٹ: دواخانہ ہذا کی مکمل مفید و معلوماتی فہرست ادویات بذریعہ خط، ٹیلی فون Email مفت طلب کریں۔
جان یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ (چوک بیت المہدی)
فون دواخانہ: 047-6213149
موبائل: 0301-7964849
Email:atanasir1915@gmail.com

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

FR-10

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only €3500.
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel:061-6779794,061-6563536

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER Exchange Co,"B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

فاران ریسٹورنٹ لذیذ کھانے۔ عمدہ ماحول
فاران ریسٹورنٹ اب صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک بغیر کسی وقفہ سے کھلا کرے گا۔ جس میں چکن کڑاہی، مٹن کڑاہی، توفتے، دال ماش، چکن فرائیڈ رائس، ایگ فرائیڈ رائس، چکن کارن سوپ، چکن تکہ چپل کباب، شامی کباب مچھلی اور کٹلس وغیرہ دستیاب ہوں گے۔ ''فاران سپیشل'' میں چکن مکھنی کڑاہی، چکن بون لیس مکھنی، چکن پیپر چلی شامل ہیں۔
مختلف تقریبات کے لئے وسیع گراسی پلاٹ اور لذیذ کھانے آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
فاران ریسٹورنٹ پر صبح 10 بجے سے چائے کے لوازمات بھی نہایت عمدہ اور تازہ مثلاً سینڈوچ، کٹلس، پکوڑے مہیا ہوں گے۔ شام کی چائے کا بھی اچھا انتظام ہے۔ دعوتوں اور پارٹیوں کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔
فاران ریسٹورنٹ
مبشر مارکیٹ ریلوے روڈ فون: 0476213653
دارالرحمت غربی ربوہ محمد اسلم: 0331-7729338

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available

FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies

APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com